روزنامہ

منگل 19 مئی 2015ء 29 رجب 1436 ہجری 19 ہجرت 1394 ھش

معمہ کھل گیا

وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات ——— معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات
دکھائیں آسماں نے ساری آیات ——— زمیں نے وقت کی دے دیں شہادات
پھر اس کے بعد کون آئے گا ہیہات ——— خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات
خدا نے اک جہاں کو یہ سنا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(درثمین)

اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کی شان اور بلند مقام سے متعلق حضرت مسیح موعود کی منتخب تحریرات

نوع انسان کیلئے اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور کوئی رسول نہیں مگر محمد ﷺ

حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کی طرف اب زیادہ توجہ پیدا ہونی چاہئے۔ آپ کے علم کلام سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 مئی 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے اخبار، جرائد اور حضرت مسیح موعود کی کتب کی نشر و اشاعت پر حکومت پنجاب کی طرف سے پابندی لگائے جانے کے حوالے سے فرمایا کہ لوگ مجھے بھی لکھتے ہیں اور فیکسز وغیرہ کے ذریعہ سے پریشانی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ باتیں کوئی نئی چیز نہیں ہیں۔ جب سے جماعت احمدیہ قائم ہے اس قسم کی باتیں ہوتی چلی آئی ہیں، ہوتی رہتی ہیں اور آئندہ بھی ہوں گی۔ ان حرکتوں سے نہ پہلے کبھی جماعت کو نقصان پہنچا اور انشاء اللہ نہ آئندہ کبھی پہنچے گا۔ لیکن ہمیشہ کی طرح ان مخالفین کے یہ عمل ہمارے ایمانوں میں جلاء پیدا کرنے کے لئے اور حضرت مسیح موعود سے تعلق میں بڑھنے کے لئے کھاد کا کام دینے والے ہونے چاہئیں۔ اگر ہماری توجہ حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کی طرف پہلے کم تھی تو اب زیادہ توجہ پیدا ہونی چاہئے۔ خدا نے حضرت مسیح موعود کو علم و معرفت کے خزانوں کے ساتھ بھیجا ہے اور کامیابی کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہمیشہ ہم نے یہی دیکھا ہے کہ بڑی بڑی روکوں اور مخالفتوں کے بعد جماعت کی ترقی زیادہ ابھر کر سامنے آئی۔ ہمیں تو جتنا دبایا جائے اتنا ہی اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کو بڑھاتا ہے۔ انشاء اللہ اب بھی بہتر ہوگا، اس لئے کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ جب یہ فکر تھی کہ اشاعت پر پابندی سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ علم و معرفت کے خزانے فضاؤں میں پھیلے ہوئے ہیں جو ایک بٹن دبانے سے ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود کے علم کلام اور کتب سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کی شان اور بلند مقام پر مشتمل حضرت مسیح موعود کی تحریرات پیش فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ درود اور سلام حضرت سید الرسل محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی آل اور اصحاب پر کہ جس سے خدا نے ایک عالم گم گشتہ کو سیدھی راہ پر چلایا، وہ مربی اور نفع رساں کو جو بھولی ہوئی خلقت کو پھر راہ راست پر لایا، وہ محسن اور صاحب احسان کہ جس نے لوگوں کو شرک اور بتوں کی بلاء سے چھڑایا، وہ نور اور نور افشاں جس نے توحید کی روشنی کو دنیا میں پھیلایا۔ وہ کریم اور کرامت نشان کہ جس نے مردوں کو زندگی کا پانی پلایا۔ وہ رحیم اور مہربان کہ جس نے امت کے لئے غم کھایا اور درد اٹھایا۔ آنحضرتؐ کے اخلاق کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر کمال وضاحت سے دونوں حالتیں یعنی تنگی کے حالات بھی اور فتح و نصرت کے حالات بھی وارد ہوئے اور ایسی ترتیب سے یہ دونوں حالتیں آئیں کہ جس سے تمام اخلاق فاضلہ آنحضرت ﷺ مثل آفتاب کے روشن ہوگئے۔ جود و سخا، زہد و قناعت اور مردی اور شجاعت اور محبت الٰہیہ کے متعلق جو جو اخلاق فاضلہ ہیں وہ بھی خداوند کریم نے حضرت خاتم الانبیاء ﷺ میں ایسے ظاہر کئے کہ جن کی مثل نہ کبھی دنیا میں ظاہر ہوئی اور نہ آئندہ ظاہر ہوگی۔

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ وہ انسان جس نے اپنی ذات سے، اپنی صفات سے، اپنے افعال سے، اپنے اعمال سے، اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً اور ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا وہ کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا، وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیّین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ پھر آنحضرتؐ کے بعض احسانات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس نے ہمارے لئے ایک رسولؐ بھیجا جو کریم ہے، تمام امور خیر میں صاحب کمال ہے، تمام رسولوں اور نبیوں کا خاتم ہے۔ پس اے اللہ روز جزاء تک اور ابدالآباد تک آپ ﷺ پر درود و سلام بھیج نیز آپؐ کی آل پاک، طاہرین، طیبین پر اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ پر جو آپؐ کے ناصر بھی بنے اور منصور بھی۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن کی پیروی سے ایک ذرہ بھر باہر نکلا وہ دائرہ ایمان سے نکل گیا اور جو شخص آپؐ کے احکام میں سے ایک ذرہ بھر بھی چھوڑتا ہے وہ تباہی کے گڑھے میں گرتا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد رسول اللہ ﷺ۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبیؐ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ حضور انور نے آخر پر مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش قادیان اور محترمہ صاحبزادی امۃ الرفیق صاحبہ جو حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسماعیل صاحب کی بیٹی اور محترم سید حضرت اللہ پاشا صاحب کی اہلیہ تھیں کی وفات پر دونوں مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

تربیت اولاد کیلئے

دعا اور استغفار

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''ہر ایک کو چاہئے کہ خدا سے دعا اور استغفار میں مصروف رہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے۔ جو شخص پہلے سے فیصلہ کر لیتا ہے ٹھوکر نہیں کھاتا، مال، اولاد، بیوی، بھائیوں سے پہلے ہی سمجھ لے کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ سب امانتِ خداوندی ہیں۔ جب تک ہیں ان کی قدر، عزت، خاطر خدمت کرو۔ جب خدا اپنی امانت کو واپس لے لے تو پھر رنج نہ کرو......اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلاء ہو جاتی ہے......اولاد کو مہمان سمجھنا چاہئے اس کی خاطر داری کرنی چاہئے، اس کی دلجوئی کرنی چاہئے مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہئے۔ اولاد کیا بنا سکتی ہے خدا تعالیٰ کی رضا ضروری ہے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 419)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2015ء
مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

ہر احمدی وقف عارضی کرے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ارشاد فرماتے ہیں۔

''پس مربیوں کو بھی چاہیئے اور عام عہدیداروں کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور راہ تنگ ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انکو نباہنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین''

(خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 802)

(مرسلہ: ایڈیشنل نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ)

خطبہ جمعہ

مخالفت کے باوجود یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان ملکوں میں جہاں احمدیوں کی قربانیوں کے معیار بڑھائے وہاں دنیا کے دوسرے ممالک میں خود ہی جماعت کی ترقی کے لئے ایسے راستے کھولے کہ اگر ہم صرف اپنی کوشش سے کھولنے کی کوشش کرتے تو کبھی کامیاب نہ ہوسکتے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ احمدیت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق پھلنا پھولنا اور بڑھنا ہے

اللہ تعالیٰ اپنے نشانات دکھا رہا ہے۔ لوگوں کی خوابوں کے ذریعہ رہنمائی فرما رہا ہے۔ مخالفتیں بھی حضرت مسیح موعود کی طرف نیک فطرت لوگوں کے دل پھیر رہی ہیں۔ مسیح موعود کو مان کر لوگ علم و عرفان میں ترقی کر رہے ہیں۔ اپنی عملی حالتوں میں بہتری کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ کیا یہ سب باتیں کسی انسان کی کوشش کا نتیجہ ہیں؟

مکرم انصار احمد ایاز صاحب ابن مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب (حال امریکہ) اور عزیزم وسیم احمد صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ قادیان کی نماز جنازہ اور مرحومین کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3۔ اپریل 2015ء بمطابق 3 شہادت 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت مسیح موعود ایک روز اپنے احباب کے ساتھ باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ راستے میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور تائیدات کا ذکر ہوا تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ حق کے چمکانے اور ہمارے اس سلسلے کی تائید میں اس قدر کثرت کے ساتھ زور دے رہا ہے پھر بھی ان لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں''۔ آپ نے فرمایا کہ ''ایک مخالف نے ایک دفعہ مجھے خط لکھا کہ آپ کی مخالفت میں لوگوں نے کچھ کمی نہیں کی مگر ایک بات کا جواب ہمیں نہیں آتا کہ باوجود اس مخالفت کے آپ ہر بات میں کامیاب ہی ہوتے جاتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 238-239۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ اللہ تعالیٰ کے آپ سے وعدے تھے جس کے نتیجے اُس وقت بھی ظاہر ہوئے اور صرف اُسی وقت ہی نہیں بلکہ آج تک مخالفین اپنا زور لگاتے چلے جا رہے ہیں لیکن یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ دنیا کے کسی بھی حصے میں جہاں بھی مخالفین نے احمدیوں کو دبانے یا ختم کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے ان ملکوں میں جہاں احمدیوں کی قربانیوں کے معیار بڑھائے وہاں دنیا کے دوسرے ممالک میں خود ہی جماعت کی ترقی کے لئے ایسے راستے کھولے کہ اگر ہم صرف اپنی کوشش سے کھولنے کی کوشش کرتے تو کبھی کامیاب نہ ہوسکتے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ احمدیت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق پھلنا، پھولنا اور بڑھنا ہے۔......۔

اس وقت میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے کچھ واقعات پیش کرتا ہوں کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کس طرح فضل فرماتا ہے۔ کس طرح لوگوں کے دلوں کو کھولتا ہے۔ کس طرح ان تک احمدیت کا پیغام پہنچتا ہے۔

ہمارے نائیجر کے (مربی) سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک (-) دورے کے دوران ایک کچا راستہ پکڑا اور اس پر (دعوت الی اللہ) کرتے ہوئے آگے روانہ رہے۔ تین دن کے بعد اسی راستے سے واپسی پر ایک جگہ، ایک گاؤں گِڈان عِیدی (Gidan Idee) ہے وہاں سے گزر رہے تھے تو لوگوں نے ہمیں روک لیا اور کہا کہ ہم سب آپ کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ آپ ابھی امام صاحب کے پاس چلیں۔ جب ہم امام کے پاس گئے تو انہوں نے بتایا کہ آپ ہمیں ابھی بیعت فارم دیں۔ ہم سب بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں مَیں نے انہیں سمجھایا کہ بیعت کے لئے جلدی نہ کریں۔ امام صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری تسلی کرا دی ہے۔ اس لئے ہمیں جماعت کی سچائی میں اب کوئی شک نہیں رہا۔ تسلی کس طرح اللہ تعالیٰ نے کرائی؟ اس کا واقعہ انہوں نے یہ سنایا کہ یہاں سے جب آپ گزرے تھے تو آپ کے جانے کے بعد مارادی شہر کے...... بڑے امام صاحب اپنے قافلے کے ساتھ یہاں آئے اور یہ کہتے رہے کہ احمدی تو کافر ہیں اور تم لوگوں نے کافروں کو اپنی مسجد میں گھسنے دیا اور تبلیغ کی اجازت دی۔ ایسا کیوں کیا۔ جس پر گاؤں کے امام صاحب نے ان سے کہا کہ یہی فرق ہے آپ میں اور احمدیوں میں۔ آپ جب سے یہاں آئے ہیں آپ نے کافر کے سوا کوئی بات نہیں کی اور وہ یعنی احمدی جب تک یہاں رہے انہوں نے قرآن کریم اور حدیث کے سوا کوئی بات نہیں کی۔ ......گاؤں والوں کا ہمارے مربی کو، (-) کو اصرار تھا کہ بیعت فارم دے کے جائیں جو اس وقت تو نہیں تھے۔ بہرحال وہاں بیعتیں ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بڑی جماعت قائم ہوگئی۔

پھر تنزانیہ سے ٹبورا کے (مربی) سلسلہ لکھتے ہیں کہ یہاں ایک بڑی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ یہ جماعت ٹبورا شہر سے پینتیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس جگہ جماعت کا قیام ایک احمدی دوست سلیمان جمعہ صاحب کے ذریعہ سے ہوا۔ موصوف وہاں (دعوت الی اللہ) کے لئے جاتے تھے اور پمفلٹ تقسیم کرتے تھے۔ پھر اس پر کچھ افراد نے بیعت کر لی۔ اس کے بعد معلم سلسلہ نے بار بار اور مسلسل وہاں دورہ کر کے (دعوت الی اللہ) کی جس پر کچھ اور افراد نے بیعت کی اور اللہ کے فضل سے اب وہاں تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ افرادِ جماعت غریب ہیں لیکن ایمان کے جذبے سے سرشار ہیں اور اپنی مدد آپ کے تحت گاؤں کے مناسب حال انہوں نے وہاں ایک کچی (بیت) بھی بنا دی ہے اور چندہ کے نظام میں بھی سب شامل ہیں۔

اسی طرح مالی کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ تیجانیہ فرقہ کے ایک بڑے امام آدم تنگارا صاحب نے بیعت کی۔ انہوں نے بیعت کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ایک لمبے عرصے سے جماعت کی کیسٹس اور ریڈیو سن رہے تھے۔ مالی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کافی ریڈیو سٹیشن ہیں۔ اور ان کا دائرہ ستّر اسّی میل تک ہے۔ ایف ایم ریڈیو سٹیشن ہے۔ اللہ کے فضل سے کافی پھیلا ہوا ہے، وسیع پیمانے پر (دعوت الی اللہ) ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کے (یعنی جو آدم صاحب تھے،) والد مرحوم فرقہ تیجانیہ کے بڑے امام تھے اور انہوں نے اس علاقے کے 93 مشرک دیہاتوں کو (-) کیا تھا۔ ایک رات ان آدم صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ان کے والد کہتے ہیں کہ احمدیت ہی سچا راستہ ہے اور وہ (یعنی

ان کا بیٹا) احمدیت کے پیغام کو پھیلانے کے لئے بہت زیادہ کوشش کرے۔ تو اس کے بعد یہ ہمارے معلم کو ملے۔ معلم صاحب کے ساتھ (-) کے لئے ایک گاؤں میں گئے۔ اس گاؤں کے لوگ پہلے مشرک تھے اور ان کے والد صاحب کے ذریعہ (-) ہوئے تھے۔ چنانچہ اس گاؤں کے امام جن کی عمر اس وقت ستاسی سال ہے وہ آدم صاحب کے والد صاحب کے گہرے دوست تھے۔ جب ان سے ملے تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے ریڈیو پر جماعت کی (دعوت) سنی ہے۔ یقیناً احمدیت ہی سچا راستہ ہے۔ نیز انہوں نے آدم تنگارا صاحب کو نصیحت کی کہ وہ اس پیغام کو پھیلانے کے لئے بہت زیادہ کوشش کریں اور اس امام نے بھی وہی الفاظ کہے جو ان کے والد نے خواب میں کہے تھے یعنی والد کے دوست کے ذریعہ سے وہی الفاظ ان کو کہلوا دیئے گئے۔ اس رات انہوں نے (دعوت الی اللہ) کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین ہزار چار سو بیعتیں وہاں ہوگئیں۔

پھر ایک اور گاؤں سگرالہ ڈاکا (Sagrala Daka) میں (دعوت الی اللہ) کے لئے گئے۔ وہاں لوگ جمع ہوگئے تو انہیں (دعوت الی اللہ) کی۔ کچھ دیر کے بعد کچھ لوگ اٹھ کر گئے۔ ان کا خیال تھا کہ وہاں کوئی احمدی نہیں لیکن ہوا یہ کہ کچھ لوگ اٹھ کے گئے اور گھر سے حضرت مسیح موعود کی اور میری کچھ تصویریں لے کر آئے اور کچھ پمفلٹ لے کر آئے اور انہیں بتایا کہ جب آپ نے (دعوت الی اللہ) شروع کی تو ہمیں اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ وہی جماعت ہے جس کا ذکر ہمارے مرحوم بھائی کیا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے ایک بھائی گاؤسو فوفانا (Gaousso Fofana) صاحب گھانا میں گئے تھے۔ انہوں نے احمدیت قبول کی۔ بعد میں پھر وہ وہیں برکینا فاسو کے شہر بوبو جلاسو میں سیٹ ہوگئے۔ 2010ء میں وہ ہمیں ملنے کے لئے آئے تو ان کے پاس یہ تصاویر اور کتب تھیں۔ وہ یہاں بیمار ہوئے اور یہیں فوت ہوگئے۔ آج اللہ تعالیٰ اس جماعت کو ہمارے پاس لے آیا جس کی (دعوت الی اللہ) ہمارا بھائی کیا کرتا تھا۔ ہم سب گاؤں والے بیعت کرتے ہیں۔ اس دن اللہ کے فضل سے ایک ہزار کے قریب لوگ جماعت میں شامل ہوئے۔

پھر مالی کے ریجن جیما (Djema) سے وہاں کے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دن ہمارے ریجن کے ایک احمدی عبدالسلام تراوڑے صاحب اپنے قریبی گاؤں میں گئے تو وہاں موجود گاؤں والوں نے ان سے کہا کہ کافی عرصے سے یہاں بارش نہیں ہو رہی۔ اگر آپ کی جماعت سچی جماعت ہے تو آپ دعا کریں کہ بارش ہو اور اگر بارش ہوگئی تو ہم سمجھیں گے کہ واقعی آپ کی جماعت سچی جماعت ہے اور خدا کی مدد آپ کے ساتھ ہے۔ اس پر مکرم عبدالسلام نے نوافل پڑھے۔ گڑگڑا کر دعا کی کہ اے اللہ! اپنے مہدی کی سچائی کے لئے آج ہی یہاں بارش نازل فرما۔ یہ جو معلم ہیں یہ وہیں مالی کے مقامی رہنے والے ہیں۔ انہوں نے دعا کی کہ حضرت مسیح موعود کی سچائی کا نشان دکھا۔ اور کہتے ہیں کہ اس دعا کے بعد وہاں بادل جمع ہونا شروع ہوئے اور اس قدر شدید بارش ہوئی کہ ہر طرف پانی جمع ہو گیا۔ اس کے کچھ دیر بعد لوگ عبدالسلام صاحب کے پاس آئے اور بتایا کہ ہمیں پتا لگ گیا ہے کہ جماعت احمدیہ واقعی سچی اور خدائی جماعت ہے اور اس طرح سارا گاؤں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گیا۔

دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے لئے نشان دکھاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر جگہ نشان دکھائے جائیں لیکن ان لوگوں کی نیک فطرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ ان کو ہدایت دے۔ اس لئے وہ نشان ظاہر بھی ہوگئے۔

غانا کے (مربی) ہمارے یوسف ایڈوسئی صاحب لوکل مشنری تھے، وہ وفات پاگئے ہیں۔ انہوں نے اپنا ایک واقعہ لکھا کہ لامبونا (Lambuna) ایک جگہ ہے، وہاں کے مقامی لوگوں نے ہمارے ایک داعی الی اللہ عبداللہ صاحب کو (دعوت الی اللہ) کے دوران بارش کے لئے دعا کرنے کے لئے کہا۔ جس پر انہوں نے اعلان کیا کہ کیونکہ وہ امام مہدی کے پیغام کو پہنچانے کے لئے (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں اس لئے ان کی دعا قبول ہوگی اور رات کو بارش ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی رات ایک بجے اس علاقے میں موسلا دھار بارش ہوئی اور قبولیت دعا کے اس نشان کو دیکھتے ہوئے اس علاقے سے ایک بڑی تعداد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

پھر آئیوری کوسٹ کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نومبائعہ فاطمہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد انہیں حقیقی اطمینان اور راحت نصیب ہوئی ہے۔ احمدیت نے انہیں حقیقی (دین) سے روشناس کرایا ہے۔ (دین) پر عمل کرنا نہایت آسان ہو گیا ہے۔ ساری بدعات چھٹ گئی ہیں کیونکہ احمدیت کی تعلیم ہی حقیقی (دین) کی تعلیم ہے۔ یہ ہر قسم کی بدعات، مشکلات اور پیچیدگیوں سے پاک ہے اور انہوں نے کہا کہ میں عہد کرتی ہوں کہ مرتے دم تک احمدیت پر قائم رہوں گی۔

پس حقیقی (دینی) تعلیم کو اپنایا جائے۔ صرف منہ سے بیعت کرنا یا احمدی کہلانا کوئی چیز نہیں ہے۔ **تمام قسم کی بدعات سے بچنا اور صحیح (دینی) تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنا یہ حقیقی بیعت ہے۔ جو نئے احمدی ہونے والے ہیں یہ جس روح سے احمدیت قبول کرتے ہیں پرانے احمدیوں کو بھی اگرچہ بعض دفعہ ان سے سستیاں ہو جاتی ہیں یہ چاہئے کہ اس روح کو اپنے اندر پیدا کریں اور جاری رکھیں۔ نہیں تو جو نئے آنے والے ہیں یہ کل آپ کے استاد نہ بن جائیں۔**

آئیوری کوسٹ سے ایک نومبائع دوست طورے الولی صاحب لکھتے ہیں کہ بیعت کرنے کے بعد ان کی روحانیت میں ترقی ہوئی۔ نمازوں میں ذوق و شوق اور سرور آنے لگا۔ عملی حالت بھی بہتر ہوئی اور احمدیت ...... پر عمل کرنا آسان ہو گیا۔ کہتے ہیں اس کے علاوہ احمدیت کے علم کلام کے ذریعہ علم و عرفان میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ تو یہ دور دراز بیٹھے ہوئے لوگ جب احمدیت قبول کرتے ہیں تو کس طرح ان میں تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں، عملی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو رہا ہے اور یہی چیز ہر احمدی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر (مربی) انچارج گنی کناکری لکھتے ہیں کہ ایک دوست سیلا (Sylla) صاحب اس غرض سے مشن ہاؤس آئے کہ اپنے گاؤں میں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ سے مدد لی جائے۔ تو کہتے ہیں میں نے انہیں جماعت کا تعارف کروایا۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی آمد کے بارے میں بتایا۔ ایک بڑی لمبی نشست کے بعد یہ اتنے خوش تھے کہ کہنے لگے آپ نے تو میری آنکھیں کھول دیں۔ اور کہنے لگے کہ میری خواہش ہے کہ آپ میرے گاؤں چلیں تاکہ یہ پیغام سب لوگوں تک پہنچ جائے۔ چنانچہ پروگرام کے تحت ان کے گاؤں گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارا گاؤں اور قریب کے پانچ گاؤں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوگئے۔ یہ دوست، سیلا صاحب کہتے ہیں کہ جب سے میں نے حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کی ہے اس وقت سے مجھ میں ایک روحانی تبدیلی پیدا ہوئی ہے جسے میں نے کبھی پہلے محسوس نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اپنے دو بچوں کو وقف کر دیا ہے جس میں ایک بچہ ان کا اس سال جامعہ احمدیہ سیرالیون جائے گا اور دوسرا اگلے سال۔ کہتے ہیں مجھے وہ روحانی سکون ملا ہے جس کی برسوں سے مجھے تلاش تھی۔

بینن تنگیٹو ریجن کے (مربی) کہتے ہیں کہ کافی عرصہ پہلے جب یہاں (بیت) تعمیر ہو رہی تھی تو وہاں سے ایک عیسائی پادری کا گزر ہوا۔ خوبصورت (بیت) کی تعمیر دیکھ کر تعریف کی اور پوچھا کہ یہ کس کی (بیت) ہے تو وہاں موجود معلم اسحاق صاحب نے کہا کہ احمدیوں کی (بیت) بن رہی ہے اور ہم سب احمدی ہیں۔ عیسائی پادری نے کہا کہ میں ساوالو (Savalou) شہر میں کافی عرصہ رہا ہوں۔ وہاں احمدیوں کی (دعوت الی اللہ) سننے کا موقع ملا ہے اور یہ سچے لوگ ہیں۔ آپ لوگوں نے صحیح مذہب چنا ہے اور اب اس کی بہترین رنگ میں پیروی کریں۔ اس پر ہمارے معلم نے پوچھا کہ اگر آپ کے نزدیک یہ سچے ہیں تو پھر آپ ان میں شامل کیوں نہیں ہو جاتے؟ اس پر پادری نے کہا کہ احمدیت

...... یقیناً سچا مذہب ہے۔ آپ اس مذہب میں رہیں اور میں جس جگہ ہوں مجبوریوں کی وجہ سے ہوں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ تم لوگ درست ہو۔

لیکن بعض ایسے بھی ہیں جن کو دنیا کا خوف نہیں، مجبوریاں نہیں اور پھر خدا تعالیٰ ان کے دل بھی کھولتا ہے۔

کانگو کے ایک عیسائی پادری نے احمدیت قبول کی اور ان میں نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے سالہا سال بطور پادری کام کیا ہے اور لوگوں کو مذہبی تعلیم دی ہے لیکن جو دل کو تسلی اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کا احساس احمدیت میں ہوا ہے اس سے قبل کبھی نہیں ہوا تھا۔ اب احمدیت ہی میرا سب کچھ ہے۔

الجزائر کے ایک دوست اپنے خاندان کے احمدیت میں داخل ہونے کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک شیخ ان کے گھر آئے ہیں اور ان کے بچوں کو (دین) کی نیک تعلیم دے رہے ہیں جس سے ان کے گھر میں بہت نیک اثر پڑا ہے اور گھر میں اس شخص کی بہت عقیدت پیدا ہو گئی ہے۔ ان کی والدہ لکھتی ہیں کہ ایک دن ان کی بیٹی ٹی وی دیکھ رہی تھی اور مختلف سٹیشنز تبدیل کر رہی تھی کہ اچانک ایم ٹی اے پر جا کر رک گئی۔ کہتی ہیں اس وقت وہاں ایم ٹی اے پر میری تصویر آ رہی تھی تو وہ تصویر دیکھ کر خوشی سے اچھلی اور کہنے لگی کہ یہ وہی شخص ہے جس کو میں نے خواب میں دیکھا۔ اس کے بعد انہوں نے باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا جس سے انہیں معلوم ہوا کہ امام مہدی جس کا زمانہ منتظر ہے تشریف لا چکے ہیں اور اس طرح انہوں نے نومبر 2013ء میں بیعت کی اور جماعت میں داخل ہو گئے۔ بیعت کے بعد وہ لکھتی ہیں کہ وہ تمام دکھ اور پریشانیاں جو مجھے تھیں احمدیت میں داخل ہونے کی وجہ سے خوشیوں میں بدل گئیں۔ اس غلط معاشرے کی وجہ سے جو اولاد کی تربیت کا ڈر تھا جماعتی ماحول اور جماعتی تربیت سے وہ دُور ہو گیا۔ تو جماعتی ماحول میں اپنے بچوں کو لانا بھی بڑا ضروری ہے۔ نئے آنے والے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہمیں بھی، پرانوں کو بھی ہر ایک احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ جماعتی ماحول میں اگر بچوں کو رکھیں گے تو صحیح تربیت ہو سکے گی اور جب آپ اپنے صحیح نمونے دکھائیں گے تربیت ہو سکے گی۔ یہ جو کہتی ہیں میری پریشانیاں دور ہوئیں اور خوشیوں میں بدل گئیں تو اس لئے کہ عملاً اپنے آپ میں انہوں نے تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کی۔

پھر ہمارے کانگو کے (مربی) سلسلہ لکھتے ہیں کہ صوبہ باکونگو کے ایک شہر کنزاوٹے (Kinzauete) کے مقامی رہائشی احمد ٹوٹو (Toutou) صاحب نے ایک خواب دیکھا کہ اس نے اپنی نماز پڑھنے کی جگہ یعنی قبلے کو مختلف سمت میں پایا ہے۔ باقی لوگ پرانے قبلے کی طرف نماز پڑھ رہے ہیں لیکن وہ اور بعض اور لوگوں نے اپنا قبلہ تبدیل کر لیا ہے۔ اس خواب کی ان کو سمجھ نہیں آئی۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ گزشتہ سال کسی طریقے سے یہاں جماعتی پمفلٹ پہنچے تو ان میں سے ایک آدمی 260 کلومیٹر کا سفر کر کے جماعتی صوبائی ہیڈ کوارٹر میں مزید تحقیق کے لئے آیا۔ تحقیق کے بعد جب یہ وہاں آیا تو اس کے کہنے پر معلم کو وہاں بھجوایا گیا۔ جب ہمارے معلم صاحب وہاں پہنچے اور حقیقی (دین) کا پیغام دیا تو انہوں نے، گاؤں والوں نے قبول کر لیا اور نہ صرف اس شخص نے قبول کر لیا بلکہ ان کے کچھ عزیزوں نے بھی اور باقی لوگوں کو بتایا کہ میں نے تو پہلے ہی آپ کو اس بارے میں خواب سنایا تھا تو یہ احمدیت ...... کی طرف اشارہ ہے۔ اس طرح مزید سترہ لوگوں نے بیعت کی۔ اور پھر اس کے بعد وہاں مزید (دعوت الی اللہ) کیمپ بھی لگائے گئے۔ میڈیکل کیمپ بھی لگائے گئے۔ وہاں کے میڈیکل کے ایک طالبعلم نے اسی روز جماعت قبول کر کے (بیت) کے لئے اپنا پلاٹ پیش کر دیا اور الحمد للہ وہاں کی جماعت بڑھتی چلی جا رہی ہے اور مزید بیعتیں ہو رہی ہیں۔

یہاں جو قبلہ تبدیل کرنے کی بات ہے تو قبلہ تو ہر (-) کا وہی ہے۔ جو غیر (-) کا وہی احمدیوں کا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف ظاہری قبلہ کی طرف منہ نہیں کیا بلکہ دلوں کا قبلہ بدلنا ضروری ہے اور خالص خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ پیدا ہونا ضروری ہے۔ پس اس بات کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف قبلے کی طرف منہ کر کے عبادت نہیں ہو جاتی بلکہ دل اس طرف مائل ہونا چاہئے کہ میں اس قبلے کی طرف اس لئے منہ کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت خالص ہو کر کرنی ہے اور خدائے واحد کی حقیقت کو جاننے کی کوشش کرنی ہے۔

پھر (مربی) انچارج گنی کناکری لکھتے ہیں کہ کناکری کیپٹل (capital) سے دو سو کلومیٹر دور سُوبُو یادی (Sou Bouyade) ایک بہت بڑا گاؤں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال یہاں مسلسل رابطے کے نتیجے میں سارا گاؤں اور مزید دیہات بھی احمدی ہو گئے۔ کہتے ہیں اتنی بڑی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا خیال تھا کہ یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام کیا جائے۔ ہم جماعتی نظام کے قیام کے لئے وہاں پہنچے تو احباب جماعت پہلے سے ہمارے منتظر تھے جن میں وہاں کی جامع ...... کے امام بھی تھے جو کہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکے تھے۔ جب ہم نے انہیں بتایا کہ اب ہم یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام کرنا چاہتے ہیں تو گاؤں کے چیف نے کہا ہمارا مال واسباب اور سب کچھ حاضر ہے اور یہ بڑی مسجد آپ کی ہے بلکہ سارا گاؤں آپ کا ہے اور کہنے لگے ہم تو اتنے خوش ہیں کہ احمدیت اور حقیقی (دین) کو قبول کر کے ہم نے اپنی زندگی میں اس نعمت کو پا لیا ہے جو انتہائی قیمتی ہے اور اب ہماری آنکھیں کھلی ہیں اور ہمیں حقیقی (دین) کا چہرہ نظر آیا ہے۔

کانگو کے امیر صاحب بھی لکھتے ہیں کہ ایک دور دراز علاقے لُوبُوتُو (Lubutu) میں جماعت کا پیغام ایک پمفلٹ کے ذریعہ پہنچا۔ ان لوگوں نے پمفلٹ پر دیئے گئے ای میل ایڈریس کے ذریعہ جماعتی مرکز سے رابطہ کیا۔ چنانچہ لوکل (مربی) مصطفی محمود صاحب کو ان کے پاس بھجوایا گیا۔ انہوں نے وہاں تین ماہ قیام کر کے جماعت کا پیغام دیا۔ اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں کیں۔ ان کو جماعت کا پیغام دیا۔ سنّی مسلمانوں اور عیسائیوں سے کئی روز مجالس سوال و جواب ہوئیں۔ وہ کہتے ہیں الحمد للہ کہ اللہ کے فضل سے وہاں جماعت قائم ہو چکی ہے اور ساٹھ سے زائد افراد احمدیت میں داخل ہو گئے۔ اس جماعت کے بعض لوگ اخلاص میں اتنے بڑھ گئے ہیں کہ جماعت کے ایک فرد جون 2014ء میں جلسے کے لئے آئے اور کشتی پر چھ سو کلومیٹر کا سفر طے کر کے شامل ہوئے۔

اب یہاں یورپ میں رہنے والوں، ترقی یافتہ ملکوں میں رہنے والوں کو اندازہ نہیں کہ چھ سو کلومیٹر کا سفر کتنا مشکل ہوتا ہے۔ وہ کہہ دیں گے کہ چھ گھنٹے میں طے ہو گیا۔ جہاں سڑکیں نہ ہوں، سواری نہ ہو وہاں انتہائی مشکل ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ یہاں کانگو میں تو دریاؤں کی زیادتی کی وجہ سے بہت جگہوں پر سڑکیں ہی نہیں ہیں۔ کشتیوں پر سفر کرنا پڑتا ہے۔ تو تین سو کلومیٹر کا سفر انہوں نے کشتی کے ذریعے سے کیا اور پھر باقی تین سو کلومیٹر کا سفر جو خشکی کا تھا اس کے لئے ان کے پاس کرائے کی رقم نہیں تھی۔ ان کا کوئی دوست مل گیا۔ اس سے انہوں نے سائیکل ادھاری لی اور ایک ٹوٹی سائیکل پر یہ انتہائی تکلیف دِہ سفر انہوں نے کیا جس کا تصور بھی یورپ میں رہنے والوں کو ہلا کے رکھ دے۔ شاید آپ لوگوں میں تصور پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ (مربی) کہتے ہیں اگر اس سائیکل کی حالت دیکھی جائے تو یقین کرنا مشکل ہے کہ اس نے کس طرح ٹوٹی پھوٹی سائیکل پہ اتنا لمبا سفر اختیار کیا۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو نومبائعین کے ایمانوں کو اس حد تک ترقی دے رہا ہے۔

پھر ہمارے ایک (مربی) سلسلہ لنگی سے لکھتے ہیں کہ لنگی ریجن میں پچھلے سال ایک گاؤں کے افراد کو (دعوت الی اللہ) کی جس کے نتیجے میں ان افراد نے جماعت احمدیہ کو قبول کرنا چاہا لیکن ایک غیر از جماعت امام جو سعودی عرب سے پڑھ کر آئے تھے اور علاقے میں بڑی شہرت رکھتے ہیں انہوں

نے لوگوں کے پاس جا کر جماعت کے خلاف باتیں کیں جس کی وجہ سے اس گاؤں کے لوگوں نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا۔ کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ سیرالیون پر ان کو بلایا گیا تو اس امام کو بھی جلسے میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ یہ امام صاحب جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ جلسے کی کارروائی دیکھتے رہے۔ جلسے کے دوسرے دن رات کے وقت اپنے علاقے کے چند لوگوں کے ساتھ یہ (مربی) کے پاس آئے اور سب کی موجودگی میں کہنے لگے کہ مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ سچی ہے اور اب میں کبھی بھی جماعت کی مخالفت نہیں کروں گا بلکہ ان لوگوں کو جو بیعت کرنا چاہتے ہیں کہوں گا کہ بیعت کر لیں۔ تو ایسے بھی بعض صاف فطرت، نیک فطرت علماء ہیں......

ہمارے حافظ محمد صاحب اٹلی کے ہیں۔ انہوں نے کہا بیر سے ایم ٹی اے پر لائیو نشر ہونے والے جو پروگرام ہوتے ہیں ان کو دیکھنے کے بعد کہا کہ میں عرصہ چھ ماہ سے اپنے دل میں بیعت کر چکا ہوں۔ خدا تعالیٰ اس پر گواہ ہے لیکن ابھی تک فارم بھر کر نہیں بھیج سکا۔ میں تن تنہا رہتا ہوں۔ میری خوشی کا کوئی انتہا نہیں کہ میں نے حق کو پہچان لیا۔ امام مہدی کی صداقت کے لئے میں بذات خود ایک نشان ہوں۔ وہ اس طرح ہے کہ سال 2008ء میں پہلی بار اچانک میں نے ایم ٹی اے دیکھا جس میں ناسخ منسوخ کے اوپر گفتگو چل رہی تھی اس وقت مجھے آپ لوگوں کے بارے میں یا امام مہدی کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہ تھا۔ پروگرام اچھا لگا اور دیکھتا چلا گیا۔ اس کے بعد جنوں کی حقیقت کے موضوع پر الحوار المباشر کا پروگرام دیکھا۔ اس پروگرام کے ذریعہ سے میں نے اس جماعت کی صداقت پر اعتراف کر لیا اور پھر یہ سلسلہ چلتا رہا اور کہتے ہیں اس کے بعد چھ مہینے قبل 2013ء میں حضرت مسیح کی صلیبی موت سے رہائی اور ان کی وفات کے اوپر پروگرام دیکھ کر اس قدر تسلی ہوئی کہ بیعت کئے بغیر رہ نہیں سکا اور اب اس پروگرام کے ذریعہ اپنی بیعت کا اعلان کرتا ہوں۔

پھر الجزائر سے عبدالحکیم صاحب کہتے ہیں۔ میں نوے کی دہائی میں سول ڈیفنس سکواڈ میں شامل ہوا کیونکہ ملک میں مذہبی جماعتیں (دین) کے نام پر ملک میں دہشتگردی پھیلا رہی تھیں اور لوگوں کو قتل کر کے اموال کو لوٹ رہی تھیں۔ (یہی حال ابھی دہشت گرد تنظیموں کا ہے جو (دین) کے نام پر کام کر رہی ہیں۔) کہتے ہیں اور ہمارا کام ایسے لوگوں سے ان کے اموال کو بچانا تھا۔ ہم (دین) سے کوسوں دور تھے مگر مَیں دعا کیا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حالت سے نکالے۔ مجھے اس بات پر سب سے زیادہ حیرت ہوتی تھی کہ ایک (-) دوسرے (-) کو قتل کرنے کا سوچ بھی کیسے سکتا ہے اور وہ بھی جہاد اور (دین) کے نام پر؟ کیا امام مہدی جب آئیں گے تو وہ بھی ایسے ہی قتل کا حکم دیں گے؟ (-) اپنے تمام تر اختلافات اور کفر کے فتووں کے باوجود ان کے ہاتھ پر کیسے اکٹھے ہو جائیں گے؟ کہتے ہیں۔ میرے ایک پرانے دوست عباس صاحب جو اس وقت احمدی ہو چکے تھے مگر مجھے علم نہیں تھا وہ ایک مرتبہ مجھے ملے اور مختلف امور پر بات کی۔ انہوں نے قرآن کریم کی ایسی تفسیر بیان کی جو پہلے کبھی نہ سنی تھی اور عقل کے عین مطابق تھی۔ دل اس کو سن کر مطمئن ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک صدی پہلے امام مہدی کو ہندوستان میں مبعوث فرمادیا ہے اور انہیں قلم اور علم و معرفت کا ہتھیار دے کر بھیجا ہے جس کے ذریعے انہوں نے بڑے بڑے پادریوں کو شکست فاش سے دوچار کیا اور اب ان کی جماعت اسی راہ پر گامزن ہے۔ یہ سن کر مجھے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو قبول فرمالیا ہے۔ چنانچہ میں نے اسی وقت بیعت فارم پُر کیا اور اس پیاری جماعت میں شامل ہو گیا۔ کہتے ہیں اس کے چند دن بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک اندھیرے میدان میں رات کو چل رہا ہوں۔ پھر ایک بزرگ نظر آتے ہیں جو میرا ہاتھ تھام کر چل پڑتے ہیں۔ ہم سمندر کے کنارے پہنچتے ہیں تو وہاں ایک کشتی ہوتی ہے جس کے پاس ایک اور صاحب کھڑے نظر آتے ہیں جو ایسے لگتا ہے ہمارا ہی انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم تینوں اس میں سوار ہو جاتے ہیں۔ مَیں دل میں سوچتا ہوں کہ یہ کون لوگ ہیں تو جو بزرگ مجھے ساتھ لائے تھے انہوں نے کہا کہ میں...... ہوں اور یہ امام مہدی اور مسیح موعود مرزا غلام احمد ہیں۔ اس کے بعد یہ کشتی چلتے چلتے ایک بحری جہاز کے پاس پہنچ جاتی ہے تو وہ دونوں مجھ سے فرماتے ہیں اس بحری جہاز میں سوار ہو جاؤ اور اس جہاز کے سواروں کے ساتھ جا ملو وہ تمہارے حقیقی اہل خانہ ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود کا کلام بھی کس طرح دلوں پر اثر ڈالتا ہے۔ (اس کا ایک واقعہ پیش کرتا ہوں) مراکش کے عبدالعزیز صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں: مَیں تاریخ اور جغرافیہ کا استاد ہوں اور باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے بڑی نعمتوں سے نوازا ہے میری ترقی بھی ہوگئی۔ مکان بھی ہے۔ لیکن میں نفس کی ضلالتوں میں پڑا رہا اور گناہوں میں گھرتا گیا حتیٰ کہ خدا تعالیٰ نے بیعت کی توفیق دی اور میں نے حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ شروع کیا تو احساس ہوا کہ یہ میرے زخموں کا مرہم اور میری روح کا علاج ہیں اور مجھے اپنے تزکیۂ نفس کی فکر پیدا ہوئی اور حضور انور کی خدمت میں اس غرض سے لکھنے کا احساس بیدار ہوا کہ خدا تعالیٰ مجھے صادقین میں لکھ لے۔

پھر جماعت میں جو شہادتیں ہوتی ہیں اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کس طرح تائید و نصرت فرماتا ہے۔ اس بارہ میں جاپان سے ہمارے صدر جماعت لکھتے ہیں کہ شیخوپورہ میں جو خلیل احمد صاحب شہید ہوئے۔ جب میں نے خطبہ میں ان کا ذکر کیا تو ایک جاپانی دوست جن کا چھ ماہ سے جماعت کے ساتھ اس لحاظ سے تعلق تھا کہ (دعوت الی اللہ) ان کو کیا کرتے تھے ان کا فون آیا کہ میں احمدی ہونا چاہتا ہوں تو میں نے انہیں (بیت) میں بلا لیا اور بیعت کی کارروائی ہوئی اور انہوں نے شہادت کے متعلق ان کا ذکر سن کے اس کے بعد بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی کے نظام میں شامل ہیں۔

یادگیر کے امیر صاحب ضلع لکھتے ہیں کہ شہر یادگیر کے ایک نوجوان منجوناتھ جن کا تعلق ہندو مذہب سے تھا وہ بی ایس سی کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ ہی ہمارے ایک خادم بھی پڑھائی کر رہے تھے۔ ایک دن ان کو نوٹس لکھنے کے لئے نوٹ بک کی ضرورت پڑی تو انہوں نے ہمارے خادم کی نوٹ بک لے لی جس پر انسانیت زندہ باد اور محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں لکھا ہوا تھا۔ یہ پڑھ کر ان کے دل میں کافی اثر ہوا کہ اس زمانے میں جہاں اس قدر بدامنی پھیلی ہوئی ہے اس سے زیادہ پیارا پیغام دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس نعرہ نے ان کے دل پر بہت پیارا اثر چھوڑا اور مزید معلومات کے لئے موصوف نے ہمارے خادم سے احمدیت کے بارے میں پوچھا۔ ان کو جماعت کا لٹریچر مہیا کر دیا گیا۔ گہرے مطالعہ کے بعد ان کو اس بات کا علم ہوا کہ جماعت احمدیہ ایک منظم اور سچی جماعت ہے جو قیام امن کے لئے اور خدمت انسانیت کے لئے انتہا کی کوشش کر رہی ہے۔ جماعت کے بارے میں کافی کچھ جاننے کے بعد ان کے دل کو تسلی ہو گئی اور موصوف نے مارچ 2014ء میں بیعت کر لی۔

پس احمدیوں کے صرف نعرے نہیں بلکہ عملی حالتیں بھی ایسی ہونی چاہئیں کیونکہ یہ بھی (دعوت الی اللہ) کا ذریعہ بنتی ہیں۔ کئی دفعہ پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں۔ اس لئے صرف اپنی تعلیم کو بتانے سے اثر نہیں ہوگا لیکن حقیقت میں جب لوگ عمل بھی دیکھیں گے تو پھر ہی توجہ پیدا ہوگی۔ اس لئے یہ بہت بڑی ذمہ داری ہر احمدی پر پڑتی ہے۔

مصر سے ایک دوست محمود صاحب لکھتے ہیں کہ خدا کی قسم! خدا کی قسم!! آپ لوگ حق پر ہیں اور کاش کہ تمام دنیا آپ کے نہج کی پیروی کرنے لگ جائے۔ الحمدللہ کہ ہمارے والد صاحب نے بیعت کی۔ پھر میرے بھائی نے، پھر والدہ نے اور پھر میں نے اور پھر میرے کزن نے اور میرے والد صاحب کے کزن نے بھی بیعت کر لی ہے۔

پھر بوسنیا کے (مربی) لکھتے ہیں کہ میں نے گزشتہ سال عملی اصلاح کے جو خطبات دیئے تھے ان کے نتیجے میں خصوصاً نماز فجر کی حاضری میں غیر متوقع طور پر افراد شامل ہو رہے ہیں جبکہ اس ملک میں

برفباری کی وجہ سے کافی سردی بھی ہوتی ہے۔ بعض نئے نئے احمدی لوگ بڑی بڑی دور سے چالیس چالیس میل سے سفر کر کے آتے ہیں۔ اور بعض دس کلومیٹر سے سفر کر کے آتے ہیں جبکہ ان کے گھر پہاڑی علاقے میں ہونے کی وجہ سے رستہ بھی بہت مشکل ہے لیکن نمازوں میں خود بھی آتے ہیں اور دوستوں کو بھی ساتھ لے کر آتے ہیں۔

احمدیت میں شامل ہونے سے تبدیلیاں بھی کس طرح پیدا ہوتی ہیں۔ ایک تو نمازوں کی طرف توجہ ہے کہ موسم کی شدت کا بھی احساس نہیں کرنا، (بیوت) کو آباد کرنا ہے۔

دوسرے ایک اَور مثال دیتا ہوں۔ میسیڈونیا سے احمدی دوست کہتے ہیں کہ میری اہلیہ کا نام رضا ہے۔ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئیں اس سے پہلے وہ پردہ نہیں کرتی تھیں تو وہ مجھے لکھتے ہیں کہ میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ جب لجنہ میں خطاب سنا تو انہوں نے حجاب لینا شروع کر دیا اور اب باقاعدہ پردہ کرتی ہیں اور احمدیت پر ثابت قدم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان میں بھی ترقی کر رہی ہیں۔ تو ایسی نئی آنے والیاں جو (دین) کی تعلیم سے پیچھے ہٹ گئی تھیں وہ عورتیں بھی جب احمدیت قبول کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح (دینی) تعلیم کو اپنانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس لئے ہماری بچیوں کو، نوجوان بچیوں کو بھی، عورتوں کو بھی اس طرف دھیان دینا چاہئے کہ جو (دینی) شعار ہیں ان کی پابندی کریں۔ جن باتوں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ان کو کرنا ضروری ہے اور پردہ بھی ان میں سے ایک اہم حکم ہے۔

بہرحال یہ ان بیشمار واقعات میں سے چند ایک ہیں جن کو میں اکثر اپنی رپورٹس میں سے دیکھتا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے نشانات دکھا رہا ہے۔ کس طرح لوگوں کی خوابوں کے ذریعہ رہنمائی فرما رہا ہے۔ کس طرح مخالفین بھی مخالفتیں بھی حضرت مسیح موعود کی طرف نیک فطرت لوگوں کے دل پھیر رہی ہیں۔ کس طرح عیسائی پادری بھی (دین) کی حقانیت کا اعتراف کر رہے ہیں۔ کس طرح مسیح موعود کو مان کر لوگ علم و عرفان میں ترقی کر رہے ہیں۔ کس طرح اپنی عملی حالتوں کی بہتری کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ پس کیا یہ سب باتیں کسی انسان کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ نہیں بلکہ یقیناً یہ باتیں حضرت مسیح موعود کے حق میں خدا تعالیٰ کی تائیدات و نصرت کا پتا دیتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت ہیں...... اللہ تعالیٰ کے سچے دین کی جستجو کرنے والوں کی رہنمائی کا پتا دے کر آج بھی خدا تعالیٰ کے وجود کا فہم و ادراک پیدا کر رہی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ خدا کہاں ہے اور خدا ہے بھی کہ نہیں۔ جو نیک لوگ ہیں، نیک فطرت ہیں وہ دکھاتے ہیں کہ خدا ہے......

اس وقت (-) دنیا کی حالت قابل رحم ہے۔ لیڈر عوام پر ظلم کر رہے ہیں۔ عوام انصاف اور رہنمائی نہ ملنے کی وجہ سے لیڈروں کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ ہر مفاد پرست لیڈر بن کر اپنا گروہ بنا کر بیٹھا ہوا ہے۔ مختلف فرقے ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ پہلے اگر شیعہ سنی فساد ہوتے تھے تو حکومتیں کنٹرول کر کے امن قائم کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ اب حکومتیں ہی فرقہ واریت کی جنگ میں ملوث ہو گئی ہیں۔ عراق، شام، لیبیا کے حالات تو گزشتہ سالوں سے بد سے بدتر ہوتے رہے ہیں اب سعودی عرب اور یمن کے جو حالات ہیں وہ بھی بگڑتے جا رہے ہیں۔ سعودی عرب یمن کی مدد کے بہانے جنگ میں کود پڑا ہے اور یہ حالات بھی بد سے بدتر ہو رہے ہیں اور اب پتا نہیں کہاں جا کے یہ رکیں گے۔ اس جنگ کے وسیع تر ہونے کا بہت بڑا خطرہ ہے۔ طاغوتی طاقتیں (-) کو جس طرح کمزور کرنا چاہتی ہیں وہ اس میں کامیاب ہو رہی ہیں۔ پہلے یہ تھا کہ براہِ راست حملے ہوتے تھے اب بجائے براہ راست حملوں کے یہ طاقتیں آپس میں لڑا کر اپنے مقصد کو حاصل کر رہی ہیں اور (-) دنیا کو سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ یہ سوچتے نہیں کہ اس کی کیا وجوہات ہیں۔ اس کے نتائج کیا نکلیں گے۔ یہ بھی نہیں سوچتے کہ کیوں اللہ تعالیٰ کے اس آخری نبی کے ماننے والوں میں اتنا فتنہ و فساد ہے۔ کیوں ترقی کے عروج پر پہنچ کر زوال کی پستیوں میں تقریباً تمام (-) ملک گر رہے ہیں......

نماز جمعہ کے بعد میں دو جنازے پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ حاضر ہے جو مکرم انصار احمد ایاز صاحب ابن مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب کا ہے جو 28/مارچ 2015ء کو پچاس سال کی عمر میں بوسٹن امریکہ میں وفات پا گئے (-)۔ ڈاکٹر افتخار ایاز صاحب لکھتے ہیں کہ عزیزم انصار تنزانیہ میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری خالد احمدیت کے نواسے اور مختار احمد ایاز صاحب کے پوتے تھے۔ نیک، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، تہجد پڑھنے والے۔ لندن یونیورسٹی سے انہوں نے کیمیکل انجینئرنگ میں بی ایس سی اور بعد ازاں انفارمیشن ٹیکنالوجی میں ماسٹر کیا۔ نظام جماعت اور نظام خلافت کی کامل اطاعت کرتے تھے۔ طوالو کے پہلے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھی مقرر ہوئے۔ لندن میں شعبہ اطفال الاحمدیہ میں پہلے سیکرٹری رہے اور پھر مجلس کے قائد بھی رہے۔ کافی عرصے تک اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری مال بھی رہے۔ ایک پُر جوش داعی الی اللہ بھی تھے۔ ان کے ذریعہ سے بیعتیں بھی ہوئیں۔ چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے اور گزشتہ تین سالوں سے اپنے شعبہ میں مزید مہارت کے لئے امریکہ میں رہائش پذیر تھے۔ وہاں شدید بیمار ہو گئے اور ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ ان کے لنگز (lungs) پر اثر ہو گیا یا شائد لیور (lever) پر اثر ہوا۔ بہرحال ایک اچھے مثالی بیٹے، بھائی، شوہر، اور باپ تھے۔ اپنے بیٹے کی تربیت کا بھی انہیں خیال تھا۔ ان کے لواحقین میں والدین اور بہنوں کے علاوہ ان کی اہلیہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اور نو سالہ بیٹا افنان ایاز شامل ہیں۔ یہ عطاء المجیب راشد صاحب کے بھانجے بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر اور سکون عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ غائب ہے جو عزیزم وسیم احمد طالبعلم جامعہ احمدیہ قادیان کا ہے جو 25 مارچ 2014ء کو دریائے بیاس میں ڈوب کر وفات پا گئے (-)۔ چار دن کی مسلسل کوشش اور تلاش کے بعد ڈوبنے کی جگہ سے تقریباً دو کلومیٹر دور جا کر مرحوم کی نعش الٹی پڑی ہوئی ملی۔ مرحوم کے جسم پر کسی قسم کا نشان نہیں تھا اور نہ ہی نعش پھولی ہوئی تھی اور نہ ہی کسی قسم کی بدبو تھی۔ پوسٹ مارٹم اور قانونی کارروائی کے بعد نعش کو بذریعہ ایمبولینس قادیان لایا گیا اور وہیں نماز ظہر سے قبل دو دن پہلے ان کا جنازہ پڑھا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم 23/اگست 1995ء کو پیدا ہوئے۔ صوبہ تلنگانہ سے ان کا تعلق تھا۔ پیدائشی احمدی تھے۔ ان کے دادا دیسی باشومیاں صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور خلافت میں حضرت سیٹھ حسن احمد صاحب (رفیق) حضرت اقدس مسیح موعود کے ذریعہ سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ عزیزم وسیم احمد مرحوم 2013ء میں جامعہ قادیان میں تعلیم کی غرض سے وقف کر کے آئے اور اللہ کے فضل سے اچھے پڑھنے والے اور ہوشیار بچوں میں سے تھے۔ انتہائی خوش مزاج اور دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے تھے۔ جب یہ موسمی تعطیلات میں واپس اپنے گھر گئے تو غیر (از جماعت) بچوں کے ساتھ ان کا اٹھنا بیٹھنا ہو گیا۔ ان کے والد فوت ہو چکے ہیں، والدہ بڑی پریشان ہوئیں کہ وہ اس کو ورغلا نہ دیں۔ اس پر وسیم احمد نے اپنی والدہ کو کہا کہ اب میں قادیان میں ایک سال تعلیم حاصل کر کے آیا ہوں۔ میں اب ان غیر احمدی دوستوں کو جماعت کی (دعوت) کر رہا ہوں۔ یہ میرے ہم عمر ہونے کی وجہ سے بات بھی سن رہے ہیں۔ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق دے۔ باقی طلباء کہتے ہیں کہ ہمیشہ ہم نے دیکھا کہ ان کو تہجد کے لئے جب جگانے جاؤ تو یہ پہلے ہی تہجد پڑھ رہے ہوتے تھے۔ ہمیشہ مسکرا کر بات کرنے والے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی والدہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ جو کہ کافی ضعیف ہیں اور اکثر بیمار رہتی ہیں اور دو بڑے بھائی چھوڑے ہیں جن میں سے ایک واقف زندگی ہیں اور بطور معلم کام کر رہے ہیں۔ اور ان کی دو بہنیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان کی والدہ کو اور باقی لواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ عالیہ رفعت صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ قدرت اللہ سہیل صاحب ابن مکرم شیخ رحمت علی صاحب مرحوم آف مصری شاہ لاہور کو مورخہ 10 مئی 2015ء کو ایک بیٹے اور بیٹی کے بعد دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام شمائلہ سہیل عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

تصحیح

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 9 مئی 2015ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرمہ بشریٰ بھٹی صاحبہ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ اس نماز جنازہ کا اعلان روزنامہ...... میں مورخہ 15 مئی 2015ء کو شائع ہوا۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ ''آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت منشی محمد عبداللہ سیالکوٹی صاحب اور حضرت مرزا مہتاب بیگ صاحب کی نواسی تھیں۔'' جبکہ درست فقرہ یہ ہے کہ ''آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت منشی محمد عبداللہ سیالکوٹی صاحب کی پوتی اور حضرت مرزا مہتاب بیگ صاحب کی نواسی تھیں۔'' احباب درستی فرمالیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم خالد محمود فہیم صاحب معلم وقف جدید چک 71 جنوبی سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

میری خالہ جان مکرمہ مقبول بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ 13/اپریل 2015ء کو بقضائے الٰہی فضل عمر ہسپتال میں وفات پاگئیں۔ 14/اپریل کو بعد نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ بہت سادہ طبیعت اور مہمان نواز تھیں بچوں کی تربیت کی بہت فکر رہتی تھی کئی بار جب میں ملنے جاتا تو نماز کے وقت چھوٹے بیٹے کو کہتیں کہ جاؤ بھائی کے ساتھ نماز ادا کر کے آؤ۔ MTA کے خاص پروگرام کا پتہ ہوتا۔ بچوں سے فوراً چینل تبدیل کرواتیں اور صرف ایم ٹی اے ہی دیکھنے اور سننے پر اصرار کرتیں۔ مرحومہ نے خاوند کے علاوہ تین بیٹے ایک بیٹی اور دیگر خاندان سوار چھوڑا ہے۔ آپ کا ایک بیٹا متعلم جامعہ احمدیہ اور دوسرا بیٹا کارکن صدر انجمن احمدیہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر و حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین

پکنک پروگرام

(مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد)

مکرم خواجہ منظور صادق صاحب ناظم عمومی مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 10 مئی 2015ء کو انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے زیراہتمام پکنک کا ایک دلچسپ پروگرام ہوا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا فضل احمد صاحب نائب صدر صف دوئم مجلس انصاراللہ پاکستان نے شرکت کی۔ محترم خالد سیف اللہ صاحب ناظم اعلیٰ ضلع کی قیادت میں پروگرام کے مطابق 30/افراد پر مشتمل ہائیکنگ ٹیم دعا کے ساتھ صبح 9 بجے بیت الذکر سے روانہ ہوئی۔ ٹیم کے ارکان 9 گاڑیوں میں بیت الذکر سے مارگلہ کے خوبصورت پہاڑی سلسلہ پر واقع پیرسوہاوہ پہنچے۔ تمام شرکاء ٹریک سے پیدل چلتے اور چیڑ کے بلند و بالا درختوں کے جھرمٹ میں سے گزرتے ہوئے مقررہ جگہ پہنچے۔ جو انصار تھک چکے تھے ان کے لئے تو یہاں دریاں بچھا کر بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تاہم متعدد انصار مختلف ٹولیوں میں مزید بلندی پر جا کر قدرت کے خوبصورت مناظر سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ تقریباً ایک گھنٹہ بعد جب سب لوگ دوبارہ اکٹھے ہوئے تو فوٹوگرافی کے ساتھ ساتھ دلچسپ چٹکلوں اور جملوں کا تبادلہ بھی ہوا۔ بعدازاں ساڑھے گیارہ بجے پیرسوہاوہ پر ہی واقع ایک خوبصورت ریستوران میں ناشتے کا انتظام کیا گیا تھا۔ انصار ساڑھے بارہ بجے واپس آئے اور یوں یہ دلچسپ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

درخواست دعا

مکرم رانا رشید احمد صاحب ابن مکرم رانا سعادت احمد خان صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم رانا سعید احمد خان صاحب بخار کی وجہ سے چند دن علیل رہے ہیں طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے مگر ہنوز کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

میری چھوٹی بہن مکرمہ نصرت فرزانہ صاحبہ کا ذکر خیر

ہماری بہن نصرت فرزانہ صاحبہ اہلیہ محمد رفاقت احمد صاحب (ریٹائرڈ EVP مسلم کمرشل بینک) بقضائے الٰہی 26 نومبر 2014ء کو الشفاء ہسپتال اسلام آباد میں 62 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ ہم آٹھ بہن بھائیوں میں سے نصرت چھٹے نمبر پر تھی اور خاکسار کی سب سے چھوٹی بہن تھیں۔

ہمارے والد میاں فضل الرحمٰن بسمل صاحب بی اے بی ٹی ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول ہڈالی ضلع خوشاب میں تھے اور بھیرہ سے ساری فیملی کو ہڈالی لے گئے تھے جہاں ہماری یہ بہن پیدا ہوئی۔ اس وقت وہاں ایک اچھی خاصی جماعت قائم ہوگئی تھی۔ وہاں ایک نوجوان والد صاحب کے ذریعے احمدی ہوگیا جس سے مخالفت کی لہر چل پڑی اور محکمہ نے والد صاحب کو بھلوال ٹرانسفر کر دیا۔ اسی دوران گورنمنٹ سروس مل گئی اور جلد ہی ہم لوگ بھیرہ چلے گئے۔ جہاں والد صاحب کئی سال تک گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ میں ٹیچر رہے۔ ہماری اس بہن نے بھی بچپن بھیرہ میں گزارا۔ اور وہیں سے میٹرک پاس کیا۔ پھر نصرت گرلز کالج ربوہ میں بی اے تک پڑھائی کی۔ جلد ہی 1974ء کے ہنگامے شروع ہو گئے اور ہمارے گھر پر بھی بھیرہ میں حملہ ہوا۔ اس زمانے کی ایک اخبار نے یہ خبر دی۔

بھیرہ: 31 مئی۔ بھیرہ سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ حادثہ ربوہ کے سلسلہ میں آج بعد نماز جمعہ ایک مشتعل ہجوم نے شہر میں گھس کر کئی دکانوں اور مکانوں کو لوٹنے کے بعد انہیں نذر آتش کر دیا۔

تھوڑی دور جا کر ان لوگوں نے ماسٹر فضل الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کے مکان پر ہلہ بول دیا۔ اور اس کے مکان سے متعدد ٹرانسسٹر، زیورات اور پارچات لوٹ لئے اور باقی سامان و بجلی کے پنکھوں کو آگ لگادی۔

(ہفت روزہ عقاب سرگودھا ضمیمہ یکم جون 1974ء)

یہ زیور اور پارچات زیادہ تر ہماری بہنوں کے جہیز کے لئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ خلیفہ وقت کی دعاؤں سے ہم ثابت قدم رہے۔ گھریلو حالات کچھ ایسے ہو گئے کہ والدین ربوہ شفٹ ہوگئے اور والد صاحب کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جامعہ احمدیہ میں تقرر فرمایا جہاں آپ ستر سال کی عمر تک اردو، فارسی اور انگریزی کے مضامین پڑھاتے رہے۔ 1977ء کے جلسہ سالانہ ربوہ پر ہماری بہن کا نکاح بیت المبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے پڑھا۔ محمد رفاقت احمد صاحب ہماری والدہ کے کزن کے بیٹے ہیں۔ رخصتی 1979ء میں اسلام آباد خاکسار کے گھر سے ہوئی۔ شادی کے بعد رفاقت احمد پر اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ انہیں اپریل 1980ء میں بینکنگ کے امتحان میں پاکستان بھر میں اول آنے پر سٹیٹ بینک آف پاکستان نے گولڈ میڈل دیا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 7/اپریل 2003ء صفحہ 2)

کافی عرصہ یہ چمن زار کالونی راولپنڈی میں مقیم رہے۔ جہاں ہماری بہن نے صدر لجنہ چمن زار کالونی کے طور پر بھی خدمت دین کی توفیق پائی۔ بی اے میں اسلامیات بھی پڑھی ہوئی تھی اور حضرت مسیح موعود کی کتب بھی پڑھتی رہتی تھیں اس لئے عام دینی اور فقہی مسائل میں بڑی دسترس رکھتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں دو بیٹیوں اور تین بیٹوں سے نوازا۔ سب کی بہت اچھی تربیت کی۔ اعلیٰ تعلیم دلوائی ساری اولاد خدا کے فضل سے Post Graduate ہے۔

2001ء کے سیلاب میں ان کا چمن زار والا گھر پانی سے بھر گیا۔ غالباً اسی دوران ہیپا ٹائٹس سی کے وائرس خون میں داخل ہو گئے اور کئی سال تک یہ عارضہ لاحق رہا۔ لیکن بڑی ہمت صبر اور دعاؤں سے اس بیماری کا مقابلہ کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے کئی بار حالت سنبھلی۔ تین بار لندن جلسہ سالانہ پر بھی گئیں اور حضور انور سے دعائیں کروائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اس دوران بچیوں کی شادیاں بھی ہوگئیں۔ اس سے قبل بڑا بیٹا غالب احمد عدنان اعلیٰ تعلیم کے لئے سویڈن چلا گیا اور دوسرا بیٹا طاہر احمد مظفر جرمنی میں ابھی تک زیر تعلیم ہے۔ جب پہلی بار حضور انور کو ملیں تو والد صاحب اور بھائیوں کے حوالے سے بھی اپنا تعارف کروایا تو حضور انور نے فرمایا اسی لئے آپ کی زبان کا لہجہ سرگودھا والوں جیسا ہے اور فرمایا آپ کے بھائی بھی آپ کی صحت کے لئے خطوط لکھتے رہتے ہیں۔ 2014ء میں جلسہ کے لئے بکنگ ہوچکی تھی ٹکٹ خرید لیا تھا۔ لیکن صحت اتنی گر گئی تھی کہ سفر نہیں کر سکتی تھیں۔

انسان کی پہچان اس کے خاندان اور آباؤ اجداد سے ہوتی ہے۔ ہم اور ہماری بہن خدا کے فضل سے رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہیں۔ دادا اور پڑدادا رفقاء حضرت مسیح موعود تھے۔ 1898ء میں قادیان جا کر دستی بیعت کی تھی۔

گرمیوں کی سبزیاں اور ان کے فوائد

سبزیوں میں Anti Oxidants پائے جاتے ہیں جو ہمارے جسم سے فاسد مادوں کے اخراج میں مدد دیتے ہیں اس کے علاوہ کینسر سے بچاؤ کی ویکسین فراہم کرتے ہیں سبزیوں میں پانی اور فائبر بھی وافر مقدار میں پایا جاتا ہے جو قبض کشا ہے اور آنتوں اور معدے کے کینسر سے بچاتا ہے۔

کریلے

ایک چمچ کریلے کا جوس صبح نہار منہ پینے سے شوگر کے مریضوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ کریلے میں کاپر، آئرن، پوٹاشیم موجود ہیں۔

بھنڈی

یہ لیس دار سبزی ہے۔ جس کی تاثیر ٹھنڈی ہے۔ پیشاب کی بیماریوں میں مبتلا افراد کے لئے اکسیر ہے۔

کدو

کدو کا جوس وزن کم کرنے میں اکسیر ہے۔ کدو کو سلاد کے طور پر بھی استعمال کرنے سے وزن میں خاطر خواہ کمی ہوتی ہے۔ معدے کی تیزابیت کو کم کرنے میں اس کا جواب نہیں۔

پھلیاں

پھلیاں آئرن کا پر، میگنیشیم، زنک اور سوڈیم کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ان میں فائبر وافر مقدار میں موجود ہوتا ہے۔ جو ذیابیطس کے مریضوں کے لئے اکسیر ہے اور کولیسٹرول کو کم کرنے میں انتہائی مفید ہے۔

بینگن

بینگن سلفر کلورین، آئرن، میگنیشیم، زنک اور سوڈیم کا بہترین ذریعہ ہے ان میں فائبر وافر مقدار میں موجود ہے جو قبض کو دور کرتا ہے گیس اور بدہضمی کے لئے بہت ہی مفید ہے۔

لوکی ٹینڈا

غذائیت سے بھرپور ہیں۔ کھاری اثر رکھنے کے باعث اس کی تاثیر ٹھنڈی ہے۔

پودینہ

اس میں آئرن فاسفورس، سلفر اور کلورین پائی جاتی ہے اس کی تاثیر ٹھنڈی ہے تازہ پودینہ ہاضمے کے لئے بہت مفید سمجھا جاتا ہے پودینے کی چٹنی، پودینے کا قہوہ، پودینے کا جوس اور پودینے کا رائتہ سب بہترین ہے پودینہ خواتین کی جلد اور جگر کے لئے مفید ہے۔

کھیرا

غذائیت سے بھرپور ہے قدرتی طور پر پیشاب آور خاصیت رکھتا ہے اس لئے Uric Acid کے مریضوں کیلئے انتہائی مفید ہے۔ کھیرے کے قتلے آنکھوں پر رکھنے سے بہترین نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ (www.dailypakistan.com)

ہیپاٹائٹس اور انجائنا

طبی ماہرین نے سروے کے بعد بتایا ہے کہ ہیپاٹائٹس یا سوزش جگر ایک مہلک بیماری ہے جگر کی اس شدید تکلیف کو جگر کا سروسس (Liver Cirrhosis) کہتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں تقریباً ایک کروڑ بیس لاکھ افراد ہیپاٹائٹس کے وائرس سے متاثر ہیں۔ جگر کے سروسس کے شکار ایسے مرد و خواتین جن کے پیٹ میں پانی ہو، جن کو خون کی الٹی آتی ہو یا جن کو کبھی عارضہ جگر کی وجہ سے بیہوشی ہوئی ہو۔ ان مریضوں کیلئے جگر کی پیوند کاری دنیا میں اس وقت واحد حتمی علاج ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً تین ہزار پاکستانی بیرون ملک سے جگر کی پیوند کاری کروا چکے ہیں۔

انجائنا کے بارے میں ایسی بہت سی باتیں ہیں جن کا ایک عام آدمی کو علم ہونا چاہئے کیونکہ سینے میں درد کا صرف یہی مطلب نہیں ہے کہ آپ کو انجائنا کی شکایت ہے۔

انجائنا سینے میں درد یا بے چینی کی صورت ہے اس کی نوعیت ایسی ہوتی ہے کہ لوگ بھاری پن، سینے میں دباؤ اور کھچاؤ کی سی کیفیت محسوس کرتے ہیں۔ یہ عام طور پر درد سینے کے درمیان میں ہوتا ہے اور بیشتر صورتوں میں ایک وقت میں چند منٹ تک رہتا ہے۔ سینے کے علاوہ یہ دائیں بازو کے مقابلے میں بائیں بازو میں زیادہ ہوتا ہے یہ پیٹ کے اوپری حصے اور گردن میں بھی ہوسکتا ہے اور اس سے کندھے بازو اور کلائی میں سن ہو جانے کی کیفیت بھی پیدا ہوسکتی ہے۔ بعض لوگوں میں انجائنا کا درد بالکل نہیں ہوتا۔ ایسے افراد کے حوالے سے خاموش انجائنا کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔ یہ درد عام طور پر جسمانی مشقت سے ہوتا ہے اور آرام کرنے سے دردور ہو جاتا ہے۔ عموماً انجائنا کا درد مسلسل نہیں ہوتا لیکن اگر آرام کے باوجود یہ درد جاری رہے تو ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے۔

دل جسم کا سب سے مضبوط عضو ہے جو پورے جسم میں پھیلی ہوئی نالیوں میں خون پہنچانے کا کام کرتا ہے اور اسے اپنا یہ کام جاری رکھنے کے لئے جس توانائی کی ضرورت ہوتی ہے وہ بھی خون کی نالیوں کے ذریعے ہی فراہم ہوتی ہے۔ انجائنا کی حالت میں خون کی نالیاں (چکنائی یا کولیسٹرول جمع ہو جانے کی وجہ سے) تنگ ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا دل کو مطلوبہ مقدار میں خون فراہم نہیں ہو پاتا۔ جس کی وجہ سے دل کے عضلات مدد کے لئے پکار اٹھتے ہیں۔ یہ کیفیت سینے میں درد یا انجائنا کی شکل میں محسوس کی جاسکتی ہے خوش قسمتی سے سینے میں ہونے والے ہر درد کا مطلب لازمی طور پر انجائنا نہیں ہوتا۔ گردن، کندھے اور سینے کا کوئی حصہ کھنچ جانے کی وجہ سے (جسے عام طور پر Muscle Pull ہو جانا کہتے ہیں) بھی سینے میں درد ہوسکتا ہے۔ اس کے علاوہ گردن کی ہڈیوں میں کسی خرابی کی وجہ سے دل کے والوز میں کسی مسئلے کی وجہ سے عام سردی اور کھانسی کی وجہ سے بھی سینے میں درد ہوسکتا ہے۔ پھر السر کی بیماری کی وجہ سے بھی سینے میں درد ہونا ایک عام بات ہے۔ لہٰذا سینے میں درد کا مطلب ہمیشہ انجائنا نہیں ہوتا۔

(مرسلہ: مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب)

سپورٹس ڈے جامعہ احمدیہ یو۔کے

جامعہ احمدیہ یوکے میں حسب سابق امسال بھی کھیلیں منعقد ہو رہی ہیں۔ جو ایم ٹی اے پر درج ذیل پاکستانی اوقات میں نشر کی جائیں گی۔

بدھ	20 مئی	12:00pm
بدھ	20 مئی	11:25pm
جمعرات	21 مئی	6:15am
ہفتہ	23 مئی	12:00pm
ہفتہ	23 مئی	8:10pm
ہفتہ	23 مئی	11:20pm
اتوار	24 مئی	6:10am

تین منزلوں والا سب سے بڑا ہوائی جہاز

سپین کی ایوی ایشن ڈیزائنر آسکر وینالس نے مستقبل کے جہاز کا ڈیزائن پیش کیا ہے اور اس جہاز کا ہر پہلو ہی حیرت انگیز ہے۔

”پراگرس ایگل“ نامی یہ جہاز اس قدر بڑا ہوگا کہ اس کے سامنے موجودہ دور کے بڑے سے بڑے جہاز بھی بہت چھوٹے نظر آئیں گے۔ یہ تین منزلوں پر مشتمل ہوگا اور اسے اڑانے کے لئے ہائیڈروجن فیول سے چلنے والے چھ انجن استعمال ہوں گے۔ 240 فٹ لمبے اس جہاز کے پروں کا پھیلاؤ تقریباً 300 فٹ ہوگا اور اس میں 800 سے زائد مسافروں کے بیٹھنے کی گنجائش ہوگی۔ اس کے عقبی حصے میں لگا خصوصی انجن پرواز کے دوران بجلی بھی پیدا کرے گا جبکہ اس پر لگائے گئے سولر پینل بھی بجلی بنائیں گے۔ یہ جہاز پرواز کے دوران اتنی توانائی پیدا کرے گا کہ نا صرف اس کی اپنی ضرورت پوری ہوگی بلکہ زمین پر اترنے کے بعد اس کی بیٹریوں میں سٹور اضافی توانائی کو دیگر مقاصد کے لئے بھی استعمال کیا جاسکے گا۔ اس کا کاک پٹ دوسری منزل پر واقع ہوگا۔ اس میں مسافروں کے آرام کے لئے صوفے، بیڈ اور دیگر آسائشیں بھی دستیاب ہوں گی جبکہ کاروباری امور سر انجام دینے کے لئے ایک خصوصی دفتر اور ورک روم بھی دستیاب ہوگا۔ اسے کاربن فائبر، ایلومینیم، ٹائٹینیم اور سرامکس جیسے ہلکے اور مضبوط مادوں سے بنایا جائے گا۔ ماہرین ہوابازی کا کہنا ہے کہ سپر پروجیکٹ 2030ء تک فضاؤں میں محو پرواز ہوگا۔

(روزنامہ ایکسپریس 19 مارچ 2015ء)

ربوہ میں طلوع و غروب 19 مئی

طلوع فجر	3:35
طلوع آفتاب	5:07
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:03

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

19 مئی 2015ء

10:00 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال و جواب
11:20 pm	گلشن وقف نو (ناصرات الاحمدیہ)

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی
سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
03000660784
047-6215522
پروپرائٹر: طارق محمود ظہر

Study in Canada
GEORGIAN
YOUR COLLEGE · YOUR FUTURE
Ranked No.1 in Canada as a Co-op Govt. College, Establish 1967.
Visit / Contact us for admission
EC Education Concern
67-C, Faisal Town
Lahore, Pakistan
+92-42-35177124
+92-302-8411770
+92-331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com